Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳ تبلیغ ۱۳۴۶ھ ش ۲۳ شوال ۱۳۸۶ھ ۳ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ ؍ فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حرارت اور انفلوئنزا کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

جماعت نہم کیلئے ضروری اعلان

محترم ناظر صاحب تعلیم کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت دہم کے طلباء حسبِ سابق پہلے اعلان کے مطابق ۴ ؍ فروری بروز ہفتہ ۱/۲ ۸ بجے سکول میں حاضر ہو کر مقررہ "ٹیسٹ" (امتحان) میں شامل ہوں گے۔

جماعت دہم کے طلباء اور اساتذہ کے علاوہ باقی کلاسز کی پڑھائی ۷ فروری سے شروع ہو گی۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

اعلان :- نصرت گرلز ہائی سکول بعد تعطیلات جلسہ ۲/۶۷ ۷ بروز منگل کھلے گا۔

(منیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۷ء کو ملتان میں منعقد ہونے والے دوسرے آل پاکستان انٹر سکول مباحثہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردو اور انگریزی دونوں ہی مقابلوں میں بخاری ٹرننگ شیلڈ جیت لیں۔ الحمد للہ

اس مقابلہ میں تقریباً بیس مقامی اور بیرونی ہائی سکولوں کے مقررین نے شرکت کی۔ اردو مباحثہ کے اجلاس کی صدارت چوہدری محمد اسلم صاحب چیئرمین میونسپلٹی ملتان نے اور انگریزی مباحثہ کی صدارت حافظ ڈاکٹر عبد الحق صاحب پرنسپل ٹیچرز ٹریننگ کالج نے کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردو مباحثہ میں عزیز بشیر طارق (ابن مکرم قاری محمد امین صاحب محاسب) اول اور عزیز لئیق عابد سوم آئے۔ اور انگریزی مقابلہ میں عزیز حبیب اللہ (ابن مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب سابق مبلغ افریقہ) اول اور عزیز وسیم احمد سوم قرار پائے۔ اور مجموعی طور پر سکول کی ہر دو ٹیمیں اول پوزیشن حاصل کر کے ہر دو مباحثوں کی ٹرافی کی حقدار ہوئیں۔ الحمد للہ۔ آل پاکستان مباحثات میں بیک وقت دونوں مباحثات میں ٹرافی جیتنے کا اعزاز سکول کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حاصل ہوا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کا ثمرہ ہے الحمد للہ۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سکول کی اس شاندار روایت کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دے

ان سے قوتِ یقین پیدا ہوتی اور ایمان تازہ ہوتا ہے

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوتِ یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو سنا دے جو غائب ہیں تاکہ برائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور ان نشانات کو عمدہ براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو خدا کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ مومن اور متقی کی زندگی کا ذمہ وار ہے ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور اور چوپاؤں کے مشابہ ہیں ان کی زندگی کا کفیل نہیں۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ کوئی آدمی ذبح ہوتے ہوئے بکروں کے سر پر بھی بیٹھ کر روتا ہے؟ پھر جو لوگ بکروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کی زندگی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ جانوروں کی زندگی دیکھ لو کہ مختیں ان سے لی جاتی ہیں اور ان کو ذبح کیا جاتا ہے پس جو انسان خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اس زندگی کی ضمانت نہیں رہتی۔ چنانچہ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی اگر تم اللہ کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے۔ یاد رکھو جو دنیا کے لئے خدا کی عبادت کرتے ہیں یا اس سے تعلق نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر فروری ۱۹۶۶ء

ہمارا جلسہ سالانہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارا ۷۵ واں جلسہ سالانہ بھی بخیر و خوبی ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ جنوری ۱۹۶۶ء اپنی بڑھتی ہوئی شان کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ دراصل دسمبر ۱۹۶۵ء میں اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ماہ رمضان کی وجہ سے ایک ماہ آگے کرنا پڑا۔ چنانچہ مندرجہ بالا تاریخوں میں اپنی تدریجی ترقی کو قائم رکھتے ہوئے منعقد ہوا۔ اس دفعہ پچھلے جلسہ کی نسبت ۵ ہزار نفوس کا اضافہ ہوا۔ پچھلے جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔ مگر اس جلسہ میں یہ تعداد بڑھ کر ۸۵ ہزار ہو گئی ہے۔ اس طرح تدریجی ترقی کا ریکارڈ بڑھ گیا ہے۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر سال کا جلسہ ہمیشہ پہلے جلسہ سے کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت بڑھ چڑھ کر ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

سالانہ جلسہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی تاریخیں مقرر فرمائی ہیں۔ اس لئے یہ ایام ہمارے لئے مقدس ایام بن گئے ہوئے ہیں۔ سوائے خاص مجبوری کے یہ تاریخیں بدلی نہیں جاسکتیں۔ تاہم اس دفعہ ماہ رمضان کی وجہ سے بدلنا پڑیں۔ اس لئے یہ خفیف سا خدشہ ضرور رہا کہ چونکہ جلسہ سالانہ عموماً کرسمس کی تعطیلات میں ہوتا ہے تاریخیں بدلنے سے شائد شمولیت کرنے والوں کی تعداد میں کچھ کمی رہ جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ہمارے اس خفیف خدشہ کو بھی غلط ثابت کر دیا۔ اور اس کے فضل و کرم سے تعداد میں تدریجی رفتار ترقی میں فرق آنے کی بجائے نہایت واضح طور پر حسب معمول ترقی ہوئی۔ اور یہ جلسہ پہلے جلسوں کا ریکارڈ توڑنے میں پیچھے نہیں رہا۔

ہم اس پر ناز کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایسی جماعت میں شامل ہو کر خدمت دین کا موقعہ دیا ہے۔ جو ہر قرینہ سے اللہ تعالےٰ کی جماعت ثابت ہو رہی ہے۔ یہ قرآن کریم کا بیان ہے کہ

انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها۔

جلسہ کی تعداد میں یہ مسلسل تدریجی اضافہ اس آیہ کریمہ کے رو سے بھی ایک یقینی دلیل ہے کہ احمدیت بفضل خدا آخر میں غالب آ جائے گی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کے متعلق اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر عظیم الشان پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہو جائیں گی۔ اور کوئی نہیں جو اللہ تعالےٰ کی بات کو ٹال سکے۔ وہ زمانہ آئے گا۔ جب اللہ تعالےٰ کا دین ہی تمام دنیا میں واحد دین ہو گا۔ اور باقی ادیان نیست و نابود ہو جائیں گے۔ دو حوالے ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ اور یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵)

(۲) تذکرۃ الشہادتین میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان کو بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا

جلسہ سالانہ کا ایک تاثر

یہ امامِ وقت کی آواز ہے
سُن! کہ اس میں زندگی کا راز ہے
ناصر دینِ محمدؐ کا خطاب
جنت الفردوس کا در باز ہے
ربوہ میں من کلِ فجٍ کا ہجوم
مصلح موعودؓ کا اعجاز ہے
ذرے ذرے میں نہاں لاکھوں سجود
آسماں کو اس زمیں پر ناز ہے
زخمہ زن تو یہ ہے دستِ ازل
ہر رگِ دل آج تارِ ساز ہے

ہر اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ ...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

یہ سوال صرف تعداد کے اضافہ کی جہت سے ہی قابل غور نہیں ہے بلکہ کمیت کے علاوہ کیفیت کے لحاظ سے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ حج کعبۃ اللہ کے سوا دنیا کے پردے پر آج خدا پرستوں کا اتنا بڑا اجتماع جیسا کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے کہیں اور کبھی نہیں ہوتا۔ ایک ہی امام کے پیچھے مقتدیوں کی اتنی بڑی تعداد آج سوائے اس موقعہ کے دیکھنے میں نہیں آ سکتی۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد اس ذوق و شوق سے کسی بستی میں اس موقعہ کے سوا کہیں نہیں پڑھی جاتی۔ اتنی اجتماعی دعائیں آسمان کی طرف نہیں جاتیں۔ اتنے لمحات یاد الٰہی میں نہیں گزرتے۔ الغرض کیفیت کے لحاظ سے بھی ہمارا جلسہ سالانہ تدریجی ترقی کی رفتار مقررہ کے ساتھ اضافہ کرتا چلا جا رہا ہے۔

اس طرح سے ہمارے دلوں میں ایمان محکم تر ہوتا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کا معیار بھی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ہم کو اللہ تعالےٰ کا فرمان انتم الاعلون کا زندہ نقشہ نظر آتا ہے۔ اور ہم وہ دن مجسم اپنی آنکھوں کے سامنے درخشاں دیکھتے ہیں۔ جب

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الفاظ ہمالہ کی طرح ہمارے سامنے استوار ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

★———★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام

تقریر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

قرآن شریف میں امن کے متعلق سختی سے توجہ دلائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ جن کو یہ خیال نہیں کہ مرنے کے بعد وہ کبھی خدا کے سامنے بھی حاضر ہوں گے جو اسی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اسے ہی زندگی کی انتہا سمجھے بیٹھے ہیں ان کا ٹھکانا سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔ ہمارے زمانے میں جنگ کا خطرہ جو ہر وقت سروں پر منڈلاتا رہتا ہے اس سے تو یہ بات بالکل ثابت ہو جاتی ہے کہ لقاء الٰہی سے منہ موڑنا اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنا ہے۔

قدروں کا انکار

ایک اور خطرناک انکار کہ وہ بھی ہمارے زمانے کے فکری رجحانات کی قدر مشترک ہے قدروں کا انکار ہے یعنی نیکی بدی کا انکار سچ بولنا سچائی کا پاس کرنا۔ عدل کے تقاضوں کو دوسرے تقاضوں سے بالا رکھنا۔ دیانت کا قول و قرار کا احترام وغیرہ وغیرہ ان باتوں کا انکار قدروں کا انکار ہے۔

بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن ہوا یہ ہے کہ زمانے کی بڑی بڑی قوموں کے سامنے قومی زندگی اور قومی برتری اور قومی ترقی اور قومی تفوق اور غلبہ کا خیال باقی تمام خیالات پر غالب ہو چکا ہے اس لئے قومی مفاد کے مقابلے میں وہ اور کسی خیال کو اہمیت دینے کو تیار نہیں۔ شخصی زندگی میں نیکی بدی کی تمیز قائم ہے۔ افراد کو آپس میں سچ بولنا چاہیئے لیکن وہ کہتے ہیں قوم قوم کا مقابلہ اور بات ہے۔ قدروں کا لفظی احترام تو بین الاقوامی معاملات میں بھی کیا جاتا ہے لیکن عملاً بالکل نہیں۔ جب سچائی یا نیکی سے انحراف ہوتا ہے تو اس کے لئے بہانے بھی بنائے جاتے ہیں۔ کچھ دلائل بھی ایجاد کر لئے جاتے ہیں اور صریح بد اخلاقیوں کو فلسفہ کہا جاتا ہے تا ان کی بدی گراں نہ گزرے اور گناہ کا احساس نہ ہو۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ نیکی بدی انصاف وغیرہ ان باتوں کا لحاظ انفرادی تعلقات میں درست اور بجا اور ضروری۔ لیکن بین الاقوامی اور بین الممالک تعلقات میں یہ بات ضروری نہیں۔ ان تعلقات میں امن زیادہ مقدم ہے۔ امن کی خاطر عدل کو قربان کیا جا سکتا ہے۔

امن کے لئے عدل ضروری ہے

اس بظاہر خوبصورت قول میں ایک خطرناک دھوکا ہے کیونکہ ٹھوس حقیقت تو یہ ہے کہ امن تو پیدا ہی عدل سے ہوتا ہے۔ عدل وہ سیڑھی ہے جس سے امن کی بلندی تک پہنچا جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف نے انسانی تعلقات کی استواری کے لئے عدل کو اوّل اور احسان کو دوم اور محبت کو سوم درجہ دیا جاتا ہے۔ محبت بغیر احسان کے ناممکن ہے اور احسان بغیر عدل کے ناممکن ہے اور عدل بغیر ایمان اور صحت نیت کے ناممکن ہے۔ عدل کے یہ معنی ہیں کہ پہلے انسانوں کے اقل اور کم سے کم حقوق کو تسلیم کرو اور انہیں قائم کرو۔ اس کے بعد دوسرا درجہ اور اس کے بعد تیسرا درجہ ہے۔ ہماری تربیت چونکہ اسلامی ہے اس لئے ہم یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ انسانی معاملات چاہے وہ بین الاقوامی ہوں بین الممالک ہوں یا انفرادی ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان میں قدروں یا اخلاقی تقاضوں کا لحاظ نہ کیا جائے۔ اس کے کیا معنی کہ کسی جگہ تو انصاف اور عدل اور قول و قرار اور حقوق ضروری سمجھے جائیں اور کسی جگہ انہیں ضروری نہ سمجھا جائے۔

ہماری تربیت تو یہ ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی یعنی اکثریت والے فرقہ سے تعلق رکھنے والے اور ایک یہودی یعنی اقلیت سے تعلق رکھنے والے کا کوئی جھگڑا ہو گیا۔ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تصفیہ کرانے کے لئے حاضر ہوئے حضور علیہ السلام نے بیانات سُنکر یہودی کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا کہ انسانی حقوق کے بارے میں یہودی اور مسلمان میں کوئی فرق نہیں۔ اور حقوق کی تقسیم میں مصلحت کوئی چیز نہیں۔ انسانی فطرت اگر مسخ شدہ نہیں تو اس کا بھی یہی فتوٰے ہوگا۔

اسلامی تاریخ کے دو واقعات

مشہور واقعہ ہے۔ خیبر میں ایک مسلمان قتل ہوا۔ مسلمانوں نے یہود پر شبہ کیا کیونکہ یہودیوں کی آبادی میں قتل ہُوا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس معاملہ گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ قرائن خواہ کچھ ہی ہوں انصاف اور معاہدے کا تقاضا ہے کہ جب تک عینی گواہ نہ ہوں سزا نہیں ہو سکتی۔ مقتول کے ورثاء نے عرض کیا کہ یہودی آبادی میں ہمارے حق میں کون گواہی دے گا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر اس صورت میں وہاں کے معتبر بن سے اس مضمون کی قسم لی جا سکتی ہے کہ انہیں قاتل کا علم نہیں۔ مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ یہود کی قسم کا کیا اعتبار ہے لیکن حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا قانون اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ حسب حکم قاتل کے عدم علم کی بناء پر مقتول کا خون بہا حکومت کی طرف سے ادا کیا گیا۔

اسلامی تاریخ میں بعد میں بھی اس تربیت کے نمونے ملتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ میں ہے کہ محمد بن قاسم جب راجہ داہر کی ظالمانہ کارروائیوں کے تدارک کے لئے سندھ پر حملہ آور ہُوا تو راجہ کا ایک سردار بھاری لشکر سمیت عکمران کے علاقہ میں محمد بن قاسم کے ساتھ مل جانے پر تیار ہو گیا لیکن محمد بن قاسم نے اس پیشکش کو اس بنا پر رد کر دیا کہ سردار نے اپنے راجہ کی وفاداری کا حلف اُٹھایا ہُوا ہے اور اس حلف کے ہوتے ہوئے اس کا ہمارے ساتھ ملنا غداری ہے اور اخلاقی لحاظ سے معیوب اور ناجائز۔ اور میں غداری اور بدعہدی کرنے والوں کی حمایت نہیں کر سکتا۔ نہ ہی ایسے لوگوں کی حمایت اور مدد حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنے ساتھ شامل کر سکتا ہوں۔

تو بین الاقوامی سطح پر بھی اخلاق حاوی ہیں۔ آج اگر اس سطح پر قدروں کی بے قدری نہ صرف عملاً ہو رہی ہے بلکہ اسے فلسفہ اور علم اور عقل اور حکمت کا رنگ دیا جا رہا ہے تو یہ زمانے کی اخلاقی اور فکری پستی کی زبردست دلیل ہے اور نہایت افسوسناک لیکن یہ نتیجہ ہے اس مادی ذہنیت اور اسلوبِ خیال کا جو عرصہ سے مغرب پر حاوی ہے۔ اور جس کے ماتحت کہا جاتا ہے کہ قدروں کا شعور طبعی حالات کے ماتحت پیدا ہو جاتا ہے۔ قدروں کی کوئی ٹھوس اور مستقل بنیاد نہیں۔ اس لئے جب چاہا ان سے کام لیا، جب چاہا انہیں چھوڑ دیا۔ اگر قدروں کو کسی مصلحت کے ماتحت قربان کرنا پڑے تو بے شک کر دو۔

تو یہ قدروں کا انکار ہے جو کہ زمانہ حال کے فکری رجحانات کا جزو بن گیا ہے یا بن رہا ہے۔

انسانی اختیارات کا انکار

پھر انسانی اختیار کا بھی انکار کیا جا رہا ہے۔ انسانی اختیار کا انکار کر کے دراصل انسانی عقل کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ایسی ایسی تنظیمیں پراپیگنڈا اور پسماندہ قوموں کے دماغوں کے ڈھالنے کے ایسے ایسے طریقے ایجاد کئے جا رہے ہیں کہ اگر یہ طریقے کامیاب ہو جائیں تو پھر بھی انسانی اختیار اور انسانی عقل کا انکار کرنا پڑے گا۔

حکومتیں شدت سے پراپیگنڈا کا اہتمام کرتی ہیں اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہے کہ لوگوں کو سمجھانے اور ان کے سامنے دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں نہ ہی اس سے کچھ فائدہ۔ بس پراپیگنڈا ہوتا رہے اور پراپیگنڈا سے لوگوں کے دماغوں کو ایک طرز پر ڈھال لیا جائے۔

تنظیمیں ایسی ایسی ایجاد کی جا رہی ہیں کہ افراد کو اپنی اپنی جگہ کچھ سوچنے یا سمجھنے یا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شرف انسانی اور وقار انسانی کے نعرے بے معنی اور بیکار ہیں۔ جب افراد ۱۰۰ فیصدی کسی نظام کے تابع ہو جائیں گے ان کے سب اوقات اس تنظیم کے اختیار میں آ جائیں گے تو نہ ان کے پاس کوئی فارغ وقت ہوگا نہ وہ اپنے اپنے طور پر کچھ سوچ سکیں گے۔ نہ وہ اپنی اور بنی نوع انسان کی ترقی ان کی اخلاقی اور روحانی فلاح کے لئے کوئی تجویز پیش کر سکیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا مطلب یہی ہوا کہ انسان میں سوچنے کی صلاحیت ہی نہیں۔ وہ اس قابل ہی نہیں کہ اسے سوچنے کا موقعہ دیا جائے۔ اگر سوچنے کی صلاحیت ہے تو چند ایک میں ہے باقیوں میں نہیں۔ باقی جو ہیں ان کا کام یہ ہے کہ وہ چند سوچنے والوں کی بات مانتے چلے جائیں۔

زمانۂ حال کی جذباتی کیفیت

زمانۂ حال کے فکری تجارب اور رجحانات کے ساتھ ساتھ کچھ جذباتی کیفیات بھی زمانۂ حال کا جزو بن چکی ہیں۔ گویا وہ فکری رجحانات جن کا ذکر بغیر کسی ترتیب کے میرے مضمون میں آیا ہے ان کے علاوہ زمانۂ حال کا انسان بعض جذبات کا شکار بھی ہو رہا ہے۔ یہ جذباتی کیفیتیں ایک دو میں نہیں بلکہ عام ہیں۔ اکثر اہلِ علم اور اہلِ قلم ان کیفیتوں کے متعلق لکھتے رہتے ہیں ان میں سے ایک کیفیت کی تو اچھے اچھے اہلِ قلم نے نشاندہی کی ہے اور وہ موجودہ انسان کا احساس تنہائی ہے۔ آج کا انسان باوجود ہر قسم کی آسائش اور آرام کے باوجود علم و فن میں کمال کے اور باوجود ہر میدان میں ترقی پر ترقی کرنے کے محسوس کرتا ہے کہ وہ اکیلا رہ گیا ہے اس احساس کو تیز کرنے والے کچھ ظاہری سامان بھی پیدا ہو گئے ہیں مثلاً اب مشینی دور ہے اور اس دور میں سب کاروبار اور دولت کی کمائی وغیرہ بڑے بڑے اداروں اور کارخانوں میں ہونے لگی ہے۔ ہر چھوٹا بڑا کام مشینوں سے ہونے لگا ہے۔ دفتروں کی یہ شکل ہو گئی ہے کہ ہزاروں ہزار لوگ ایک جگہ کام کر رہے ہوتے ہیں اور ہر کام کرنے والا اپنے ایک محدود اور چھوٹے سے کام کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسے ہی بار بار کرتا رہتا ہے۔ سوچنے اور فیصلے کرنے کا کام بھی ہوتا ہے لیکن وہ چند ایک کے سپرد ہوتا ہے اس لئے ہر کام کرنے والا ایک پرزہ بن گیا ہے۔ ایک بڑی مشین کا جزو، پھر کسب دنیا میں مقابلہ اور رقابت اور حسد اور بغض اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ انسانی تعلقات عام طور پر مکدر ہو رہے ہیں۔ محبت اور اخلاص عنقا ہو رہے ہیں اور نفاق اور چالاکیاں بڑھ گئی ہیں۔ دولت بڑھ رہی ہے اور آبادی بھی بڑھ رہی ہے۔ تنظیمیں مضبوط ہو رہی ہیں جن میں فرد اپنی حریت اور اہمیت کے لحاظ سے سکڑتا جا رہا ہے۔ آج کا انسان اپنے سب سامانوں کے باوجود اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتا ہے۔

تنہائی کا اصل علاج

اس تنہائی کا اصل علاج تو یہ ہے کہ انسان اپنے مقام کو سمجھے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے۔ اس کی رضا کے لئے کوشاں ہو۔ اس سے اپنا رشتہ جوڑے اس کو پکارے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ اور اپنا ساتھی سمجھے۔ انسان کی تنہائی کو دور کرنے والی ایک ہی چیز ہے کہ وہ سمجھے کہ ہم سب کا ایک پیدا کرنے والا ہے۔ اسے ہماری بھلائی اور ہماری ترقی مقصود ہے۔ انسان کتنا ہی اکیلا کیوں نہ ہو وہ ہمیشہ اپنے رب کو پکار سکتا ہے اور اگر وہ پکارے تو اس کا جواب بھی پا سکتا ہے۔ آج تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ پس تنہائی کی وجہ تو خدا کا انکار ہے انسان انسان کے آپس کے تعلقات کی اساس بھی یہی عقیدہ وجود باری ہے۔ لیکن عقیدہ وجود باری کے اپنانے میں ایک بات حائل ہے اور وہ آج کے انسان کی مایوسی ہے۔ آج کا انسان سمجھتا ہے کہ مذہب نے جو کچھ سکھانا اور دینا تھا وہ گذشتہ زمانوں میں دے چکا۔ مذہب اپنے کام اور اپنی برکات کے لحاظ سے پیچھے رہ گیا۔ آگے اب کچھ نہیں۔ یہ مایوسی کا خیال ہے۔ اور یہی خیال موجودہ انسان کے خدا تک پہنچنے اور اس سے تعلق استوار کرنے میں ایک زبردست روک ہے۔ اور مایوسی کی بنیاد موجودہ انسان کا غرور ہے جو سائنس کی ترقی اور مادی سامانوں کی افراط نے اس میں پیدا کر رکھا ہے گویا ہر مشکل کا حل سامانوں میں اور ان علوم میں ہے ان علوم اور ان سامانوں سے بالا دنیا کے کسی پیدا کرنے والے کی تلاش اور شناخت اور اس کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت نہیں۔ (باقی)

تلاش گمشدہ:- خاکسار کا لڑکا مسمی محمود احمد رنگ گورا گندمی عمر ۱۴۔۱۵ سال قد ساڑھے چار فٹ مورخہ ۴ ستمبر ۶۶ء کو جب گھر سے گیا تھا اس وقت سفید بوشرٹ، سفید پاجامہ۔ پاؤں میں ہوائی چپل سر سے ننگا تھا۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو یا وہ خود پڑھے تو گھر واپس آ جائے۔

محمد صادق
چک $\frac{89}{6.5}$ ضلع بہاولپور
معرفت تحصیل و ڈاک خانہ منڈی یزمان

محترم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب مرحوم

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ)

حضرت خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ اپنے نیک نمونہ سے ہمنوں کے لئے بھلائی کا موجب بنے رہے۔ تقدیرِ الٰہی نے اِن کا وصال ایسے وقت میں مقدر کیا تھا جبکہ کئی ایک بزرگ یکے بعد دیگرے داغِ مفارقت دے کر راہی ملکِ بقاء ہوئے۔

جماعت کے بزرگوں کا پے در پے اور جلد جلد اس دارِ فانی سے رخصت ہونا جماعتِ احمدیہ کے لئے خاص فکر کا موجب ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالاتِ اسلام میں فرماتے ہیں کہ حقیقی خیر و برکت کا زمانہ وہ تھا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں موجود تھے اور اس زمانہ کا تسلسل آخری صحابی کی زندگی تک رہتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کا وجود کتنا موجب خیر و برکت ہے۔

اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب کو جو احمدیت کا نمونہ تھے غریقِ رحمت کرے اور جنت میں اعلےٰ مقام نصیب کرے اور احباب کو حضرت میاں صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اے مردِ مجاہد جاتے ہو اللہ تمہارے ساتھ رہے

(مکرم نسیم سیفی صاحب)

ہر ایک روش گلپوش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے
ہر طبعِ جواں مینوس ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

اک صبحِ درخشاں کے جلوے در آئے ہیں بزمِ ہستی میں
تاریکیٔ شب روپوش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

ایمان و یقیں کی لَے میں عنادل نغمہ سرا ہیں گلشن میں
باطل کی صدا خاموش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

اِس میکدۂ عرفاں میں اب تسنیم کے دھارے بہتے ہیں
ہشیاری بھی بے ہوش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

غنچوں نے چٹک کر فطرت کا پیغامِ محبت پیش کیا
ہر چیز سراپا گوش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

گو برق نشیمن سوز سہی، اپنا ہے مقدر سب سے جُدا
رحمت کا یہی آغوش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

ربوہ کے تقدس کی خوشبو سے ایک زمانہ مہکا ہے
گویا کہ زمیں گلپوش ہوئی، طوفانِ بہاراں کیا کہیئے

پیغامِ خدا پہنچاتے ہو، اللہ تمہارے ساتھ رہے
اے مردِ مجاہد[1] جاتے ہو، اللہ تمہارے ساتھ رہے

---

[1] مکرم و محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب جو ۲ ؍ فروری ۱۹۶۷ء کو ربوہ سے گیمبیا کے لئے روانہ ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد فضل عمر ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی مبارک تقریب

جرمن نو مسلموں کے علاوہ پاکستان ۔ عرب ۔ مراکش الجیریا ۔ نائیجیریا ۔ سوڈان اور ترکی کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مرتبہ مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ مغربی جرمنی کا)

خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ۱۲ر جنوری ۱۹۶۷ء کو مقامی احمدیہ مسجد میں دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمانوں نے مل کر عید الفطر کی مبارک تقریب منائی اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے ماہ رمضان کی ابتداء ہی سے انتظام شروع کر دیا گیا تھا ۔ چنانچہ جرمن زبان میں پانچ صد اور ترکی زبان میں ایک ہزار کی تعداد میں دعوتی کارڈ چھپوائے گئے ۔ جو ایک خاصی تعداد کو بذریعہ ڈاک بھی بھجوائے گئے ۔

اخبارات میں بھی اعلان شائع کروایا گیا ۔ چنانچہ ایک اخبار Hamburger Abendblatt میں دو مرتبہ ہمارے مشن کے پورے ایڈریس کے ساتھ اعلان شائع ہوا ۔ عید کا وقت ساڑھے دس بجے صبح مقرر تھا ۔ مگر ہمارے مسلم بھائی عید کی خوشی میں صبح سے ہی مسجد میں جمع ہونے شروع ہو گئے ۔ باوجود چھٹی نہ ہونے کے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر اچھا خاصہ اجتماع تھا ۔ نماز عید سے قبل مسجد میں قرآن مجید پڑھنے کا انتظام کیا گیا ۔ احباب جوق در جوق تشریف لاتے رہے ۔ وقت مقررہ پر اس مبارک تقریب کا آغاز ہوا ۔ انچارج مشنری برادرم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد خطبہ دیا ۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات سے روزہ کی فرضیت ۔ اس کی برکات اور عید منانے کی فلاسفی کو بیان کیا ۔ نیز آیت قرآنی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کو پیش نظر رکھ کر مسلمانوں کو اس نازک دور میں متحد ہو کر رہنے کی تلقین کی ۔ اس ضمن میں آپ نے اسلامی تاریخ کے بعض حوالہ جات دے کر توجہ دلائی ۔ کہ قرون اولیٰ میں اتحاد کے نتیجہ میں ہی مسلمانوں کو ترقی ہوئی تھی اور یہی طریق ہمیں اس وقت اختیار کرنا چاہیئے ۔ اور صحابہ رسول اللہ صلعم نے جس رنگ میں اخلاص کا مظاہرہ کیا تھا ۔ اسی قسم اخلاص کی اس زمانہ میں ضرورت ہے ۔ بعد ازاں اسلام کی ترقی اور بنی نوع کی بہبودی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی ۔ جس کے بعد مصافحہ و معانقہ کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔ اور ہر طرف سے عید مبارک ۔ عید مبارک کی صدا آنے لگی ۔ جرمن مسلمانوں کے علاوہ پاکستان ترکی ۔ نائیجیریا ۔ مراکش ۔ الجیریا ۔ سوڈان اور کئی ایک اسلامی ممالک کے مسلمانوں نے نماز عید میں شرکت کی ۔

پریس ٹیلی ویژن

عید الفطر سے قبل مختلف اخبارات کے نمائندوں ۔ پریس ایجنسیز اور ٹیلی ویژن والوں سے رابطہ پیدا کیا گیا تھا ۔ چنانچہ Conti Press نیوز ایجنسی اور Morgen Post اخبار کے نمائندوں نے اس تمام تقریب کے مختلف مناظر مثلاً قرآن کریم کی تلاوت ۔ نماز ۔ خطبہ ۔ دعا مصافحہ معانقہ کی متعدد تصاویر لیں نیز ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے اس ساری تقریب کو فلمایا ۔ اور شام کو چھ بجکر دس منٹ پر اپنے ایک خاص پروگرام میں ٹیلی ویژن پر دکھایا ۔ گویا اس طرح تصویری زبان میں ہزارہا لوگوں نے ہماری تبلیغی مساعی کا مشاہدہ کیا ۔ نماز وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی ۔ اور جرمن احمدی احباب کے علاوہ دیگر معزز مسلم اور غیر مسلم احباب کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا ۔ چائے وغیرہ تیار کرنے اور کھانا پکانے کی سعادت محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد اللطیف صاحب کے حصہ میں آئی ۔ جس کو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین

جرمن احمدی احباب

یہ امر احباب کی مزید دلچسپی اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا ۔ کہ عیسائیت کے گڑھ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی روحیں تیار کی ہیں ۔ جن کو اسلام سے گہری دلچسپی اور محبت ہے ۔ اس تقریب میں اکثر جرمن احمدی احباب نے شرکت کی ۔ ہمبرگ کے مضافات سے ایک دن قبل ہی مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے ۔ بعض نے بہت شوق اور محنت سے عید سے قبل اور عید کے بعد کے جو انتظامات میں ہمارا ہاتھ بٹایا ۔ اسی طرح جرمن احمدی مستورات نے بھی کھانا وغیرہ پکانے کے انتظامات میں پوری طرح شریک ہو کر اس تقریب کو کامیاب بنایا ۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام کی اور بھی محبت پیدا کرے آمین ۔

بالآخر احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

مکرم سید محمد ظریف صاحب کی وفات

مکرم سید محمد ظریف صاحب مونگھیری مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۷ء کو جمعرات کے روز صبح سوا چھ بجے حیدرآباد میں وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم مونگھیر (صوبہ بہار) کے قریب کے گاؤں اسامو موہیلی کے رہنے والے تھے ۔ مدرسہ اسلامیہ مونگھیر کے فارغ التحصیل تھے اور درس نظامی کا کورس مکمل کرنے کے بعد آپ نے ایم اے ایل ایل بی کیا اور مونگھیر میں وکالت کا کاروبار کرتے رہے زمانہ طالب علمی ہی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے ۔ ۱۹۵۱ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور مردان میں وکالت کا کام شروع کیا ۔ تین چار سال بعد وہاں سے حیدرآباد تشریف لائے اور یہاں رہائش اختیار کر لی ۔ جماعتی کاموں میں اخلاص سے حصہ لیتے تھے ۔ مونگھیر میں آپ جماعت کے جنرل سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے رہے ۔ مردان کی جماعت میں آپ امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی ادا فرماتے رہے ۔ مرحوم نے ایک بیوہ ۔ چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیچھے چھوڑی ہیں ۔ جن میں سے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں ۔ مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب آئی سپیشلسٹ حیدرآباد اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی آپ کے داماد ہیں ۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی گو آپ موصی نہ تھے لیکن آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا ۔ اور وہاں عام قبرستان میں دفن کیا گیا ۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار غلام احمد فرخ مربی حیدرآباد)

دعائے مغفرت

۱ ۔ والد بزرگوار چوہدری عنایت محمد صاحب بی اے نمبردار کوٹ پور تحصیل ڈسکہ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جاگووال بیٹ تحصیل و ضلع گورداسپور بعمر ۷۷ سال مورخہ ۲۵ رمضان المبارک مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۶۷ء کو وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ والد صاحب مرحوم نہایت دلیر اور باغیرت احمدی تھے ۔ اپنے پیچھے پانچ بیٹے دو بیٹیاں اور دو درجن کے قریب پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں ۔ نیز یہ کہ ہم جملہ پسماندگان کو اللہ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادیں اور ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو آمین ۔

خاکسار لطافت حسین لاہور

۲ ۔ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء کو خاکسار کی والدہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ قضائے الٰہی سے بعمر ۹۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ موصیہ تھیں انہیں ۱۷ جنوری کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا ۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے ۔ آمین

فضل احمد آف پھیرو چیچی حال چک ۴۷ رب ضلع لائلپور

قرآن مجید

اردو ترجمہ کے ساتھ ۔ انگریزی ترجمہ کے ساتھ ۔ گجراتی ترجمہ کے ساتھ سندھی ترجمہ کے ساتھ اور فارسی ترجمہ کے ساتھ

نیز بلا ترجمہ

سینکڑوں سائز اور سینکڑوں ڈیزائن

ہدیہ دو روپیہ سے لیکر پانچ سو روپیہ تک

مکمل تفصیلات معلوم کرنے کیلئے

کتابچہ تبرکت مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۲۰ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مال ہو پاس تو دو اُس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو"

مندرجہ بالا شعر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نہایت خوبصورت اور پیاری نظم سے لیا گیا ہے۔ حضورؓ نے اس طویل نظم میں احباب جماعت کو جہاں دیگر کئی قسم کی بیش بہا نصائح سے مستفیض فرمایا ہے۔ وہاں اس امر کی طرف بھی متوجہ فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ تمہیں دنیاوی نعمت سے بھی نوازا رکھا ہے۔ تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی بھی کوتاہی نہ کریں۔ بلکہ اپنے دل میں مساکین و یتامیٰ کا بھی فکر رکھیں۔ یہ غم نہ کرو کہ اگر غریب کی مدد کریں گے تو ہمارا روپیہ کم ہو جائے گا۔ اور پھر ضرورت کے وقت کیا کریں گے جو اس وقت محتاج ہیں ان کی دستگیری کرو۔ آئندہ ضروریات کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ انہیں خود بخود پوری فرمائے گا۔ اور اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ اگر آج تم مساکین کا فکر کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں غمِ ایام نہیں دکھائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے احباب اپنے واجب زکوٰۃ بڑے اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے بعض دوست اپنی بشری کمزوری اور عدم توجہگی کے باعث غفلت برت جاتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرما دیں تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مستحقین کی مناسب امداد فرما سکیں۔

یاد رہے خلفاء کرام اپنی جماعت کے لئے بمنزلہ والدین کے ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک شفیق باپ اپنی اولاد کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اسی طرح خلیفۂ وقت کو بھی جماعت کے کم استطاعت افراد کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مرکز ربوہ میں بیرونی جماعتوں کے غریب گھرانے آباد ہیں۔ محدود وسائل ہونے کی وجہ سے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حصول امداد کے لئے درخواستیں لکھتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر مخیر حضرات زکوٰۃ و صدقہ کی رقوم مرکز میں بھجوائیں گے۔ تو حضور انور ان کی امداد فرما سکیں گے۔ لہذا عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ تو جہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے جس طرح دیگر چندہ جات کی وصولی کے لئے خاص کوششیں فرما رہے ہیں۔ زکوٰۃ کی وصولی کا بھی اہتمام فرما دیں۔ تاکہ ہم حضورؓ کے درج بالا مصرعہ کی عملی تصویر بن جائیں۔ اور آپ کی روح کو شادمانی حاصل ہو۔ آمین۔

سے نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو۔

(ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ہم زلف چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ۔ باجوہ کلاتھ سٹور کا لڑکا عزیزم اعجاز احمد لبا دمنہ خسرہ بخار علیل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(مسعود احمد سوہدی۔ دفتر الفضل ربوہ)

۲۔ برادرم محمد احمد صاحب ابن منشی عبد الغنی صاحب مرحوم عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب حالت تشویشناک ہے کمزوری بہت ہے۔ ساتھ ہی پیشاب کی بندش کی تکلیف ہے۔ بزرگان جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (فاروق احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مشرقی پاکستان)

۳۔ میری اہلیہ بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(حوالدار محمد شفیع لاہور چھاؤنی)

۴۔ عزیزم کریم اللہ کا پریکٹیکل فائنل امتحان ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(صوفی خدا بخش عبد زیروی۔ انسپکٹر وقف جدید)

دعائے مغفرت — خاکسار کا بڑا لڑکا عزیز محمد لطیف لبار صوفی بی چیاد سال بیمار رہ کر بعمر ۳۰ سال مورخہ ۷ اور ۸ جنوری کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز دعا فرما دیں کہ مولیٰ کریم ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(محمد صدیق صدر جماعت احمدیہ۔ کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات)

جلسہ سالانہ کے موقع پر
بذریعہ تار درخواست دعا کرنے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بذریعہ تار دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی ہے احباب بھی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

نمبر شمار	نام	مقام
۱	مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم	مشنری انچارج غانا مغربی افریقہ
۲	مرزا عبد الشکور صاحب	لنڈن
۳	محمد عثمان چینی صاحب	سنگاپور
۴	سوکیا صاحب	ماریشس
۵	مرزا احمد خان صاحب	لنڈن
۶	امیر صاحب جماعت احمدیہ	کولمبو
۷	منان قریشی صاحب	لنڈن
۸	عبد القادر و بدر الدین صاحبان	کولمبو
۹	حافظ قدرت اللہ صاحب	ہیگ
۱۰	مولوی عبد الکریم صاحب شرما	جنجہ ایوگنڈا
۱۱	مبارک احمد صاحب ساقی	لائبیریا
	چوہدری عبد الرحمان خان صاحب بنگالی	
۱۲	مبلغ انچارج	امریکہ
۱۳	قریشی عبد المنان صاحب	نیروبی
۱۴	سید عبد الرحمان صاحب	امریکہ
۱۵	بشارت احمد صاحب بشیر	سیرالیون
۱۶	شیخ ناصر احمد صاحب	زیورچ
۱۷	سید کمال یوسف صاحب	ڈنمارک
۱۸	عبد السلام صاحب میڈسن	سیڈریس
۱۹	ڈاکٹر محمد افضل صاحب	عدن
۲۰	عبد المجید صاحب	کلکتہ (انڈیا)
۲۱	کریم اللہ صاحب زیروی، امۃ اللطیف صاحبہ و ماجد علی صاحب و طلعت	امریکہ
۲۲	جمعدار غلام رسول صاحب	کویت
۲۳	خلیل احمد صاحب و فاطمہ صاحبہ	کینیڈا
۲۴	منیر احمد صاحب	کمپالہ
۲۵	ناصر احمد خان صاحب	سیرالیون
۲۶	منور احمد صاحب	لنڈن
۲۷	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر	ماریشس
۲۸	سید جواد علی صاحب	امریکہ
۲۹	ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب	″
۳۰	مرزا مبارک احمد صاحب	کمپالہ (یوگنڈا)
۳۱	منصور چوہدری۔ مظفر احمد چوہدری	لنڈن
۳۲	مرزا محمد ادریس صاحب	کمپالہ
۳۳	چوہدری عبد اللطیف صاحب	جرمنی
۳۴	منظور احمد صاحب	کویت
۳۵	میاں عطاء اللہ صاحب	کینیڈا
۳۶	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	سوئٹزرلینڈ
۳۷	مولوی فضل الٰہی صاحب انوری	جرمنی
۳۸	شاہد شکیل احمد صاحب	انڈیا
۳۹	نصیر احمد صاحب چوہدری	کینیڈا
۴۰	مولوی محمد منور احمد صاحب مبلغ انچارج	تنزانیہ
۴۱	عبد القادر صاحب	جرما
۴۲	خلیل احمد صاحب ناصر	نیویارک
۴۳	منور احمد صاحب	کلاسگو
۴۴	بشیر احمد صاحب رفیق۔ مسز بشیر و اولاد	"
۴۵	شیخ بشیر احمد صاحب بشیر	لنڈن
۴۶	گلزار احمد مع اہل و عیال	لنڈن
۴۷	سوکیہ برادران	ماریشس
۴۸	پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب مع اہل و عیال	لنڈن
۴۹	عبد الرشید صاحب رازی، عبد الخالق۔ محمد افضل صاحبان	ٹوبورا
	مع اہل و عیال	طہران
۵۰	صوفی احمد ساقی عبد الغنی صاحب	رنگون
۵۱	خواجہ بشیر احمد صاحب	″
۵۲	ڈاکٹر لعل دین صاحب	کمپالہ
۵۳	چوہدری بشیر احمد صاحب سفینہ حجاج	بغداد
۵۴	چوہدری نصرت اللہ صاحب ناصر	لنڈن
۵۵	منور علی صاحب۔ مسٹر و مسز رفیع احمد صاحب۔ مسٹر و مسز رشید احمد صاحب ثانی	انگلینڈ
۵۶	نصیر الدین احمد صاحب	کمپالہ
۵۷	مسعود احمد صاحب انجم	کویت
۵۸	بشریٰ صاحبہ	لنڈن
۵۹	مسٹر و مسز زبیری صاحب	انگلینڈ
۶۰	کمال الدین صاحب	″
۶۱	جماعت احمدیہ	کمبھیا
۶۲	سید غلام نبی صاحب مونٹگمری	چٹاگانگ
۶۳	سلیم جنجوعہ صاحب	کراچی صدر
۶۴	چوہدری انیس مختار صاحب	کراچی
۶۵	سید داؤد مظفر شاہ صاحب و صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ	ٹورنٹو
۶۶	غلام احمد خان صاحب	چٹاگانگ
۶۷	ڈاکٹر احمد دین صاحب	کنری
۶۸	مولوی عبد الباقی صاحب	″
۶۹	عبد الرحمان صاحب	گوجرانوالہ
۷۰	محمد احمد صاحب	لاہور
۷۱	طاہر احمد صاحب	کراچی
۷۲	مرزا خلیل احمد صاحب	کنری
۷۳	رفیع الدین احمد صاحب	کراچی
۷۴	ارشاد احمد اینڈ برادرز	مانسہرہ
۷۵	جماعت احمدیہ	نبج گاؤں
۷۶	شیخ محمود احمد صاحب	ڈھاکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام	مقام
۷۷	سردار عبد الحمید صاحب ریویو ایڈیٹر	کراچی
۷۸	علی قاسم انور صاحب چوہدری	ڈھاکہ
۷۹	برکت علی صاحب	میاں چنوں
۸۰	فاروق احمد صاحب شفیق	برہمن بڑیہ
۸۱	غلام صمدانی صاحب	رر
۸۲	شیخ محمد خورشید صاحب	ملتان
۸۳	مرزا اینڈ بیگم مشتاق احمد صاحب ناظر	کراچی
۸۴	انور حمید صاحب	رر
۸۵	خواجہ عبد القیوم صاحب	رر
۸۶	وحید الدین صاحب	رر
۸۷	فتح محمد صاحب	خانیوال
۸۸	ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب گکھڑ	مردان
۸۹	مصلح الدین صاحب	
	قائد مجلس خدام الاحمدیہ	چٹاگانگ
۹۰	رشید احمد جان اور خاندان	میراں شاہ
۹۱	سلطان محمد صاحب	کراچی
۹۲	چوہدری عبد الرحمن صاحب	میرپور خاص
۹۳	صدر جماعت احمدیہ	رر
۹۴	ڈاکٹر صدیقی صاحب	رر
۹۵	رشید احمد صاحب	کنڈیارو
۹۶	ماسٹر محمد پریل احمد صاحب	رر
۹۷	عبد الکریم خان صاحب	دادو
۹۸	عبد الرحمن صاحب	گوجرانوالہ
۹۹	مختار احمد صاحب بٹ	کوٹلی
۱۰۰	فرحت بشیر	ڈھاکہ
۱۰۱	صغریٰ ناصر	کراچی
۱۰۲	سعید احمد صاحب	رر
۱۰۳	اکمل صاحب	رر
۱۰۴	سائرہ معین صاحبہ	رر
۱۰۵	نثار احمد صاحب	حیدرآباد
۱۰۶	عبد الواحد صاحب	لاہور
۱۰۷	سید مرتضیٰ علی صاحب	کراچی
۱۰۸	شہاب الدین صاحب	میانوالی
۱۰۹	حفیظ احمد صاحب	کوئٹہ
۱۱۰	محمد طفیل صاحب	لودھراں
۱۱۱	احسان اللہ صاحب	سنڈی صادق گنج
۱۱۲	مبارک احمد صاحب	راولپنڈی
۱۱۳	صوفی سید عبد الرحیم صاحب لدھیانوی	
	لدھیانوی	لاہور
۱۱۴	عبد الرحیم عبد الرشید صاحبان	کراچی
۱۱۵	جماعت احمدیہ	کیمبلپور
۱۱۶	فضل الدین صاحب	مظفرگڑھ
۱۱۷	محمد صادق صاحب	جہلم
۱۱۸	خواجہ محمد خان صاحب	نواب شاہ
۱۱۹	شکور صاحب	لاہور
۱۲۰	حفیظ صاحب	رر
۱۲۱	شیخ شریف احمد صاحب	کراچی
۱۲۲	جماعت احمدیہ	چونترہ کیمبلپور
۱۲۳	غلام حسین صاحب	بالاکوٹ
۱۲۴	بشیر صاحب	رر

نمبر شمار	نام	مقام
۱۲۵	محمد اسلم صاحب	راولپنڈی
۱۲۶	وسیم الدین احمد صاحب	تربیلا کالونی
۱۲۷	مبارک ہاشمی صاحب	راولپنڈی
۱۲۸	خواجہ عبد القیوم صاحب	کراچی کینٹ
۱۲۹	ڈاکٹر کریم ابراہیم صاحب	سکھر
۱۳۰	قریشی مطیع اللہ صاحب	ربوہ
۱۳۱	ملک بشیر احمد صاحب	حیدرآباد سندھ
۱۳۲	مسعود احمد صاحب	کنری
۱۳۳	شیخ محمد عبد اللہ صاحب	کنری
۱۳۴	ریاض صاحب	کیمپالہ
۱۳۵	نسیم صاحب	گھانا
۱۳۶	عطاء الرحمن صاحب	کراچی
۱۳۷	خواجہ بشیر احمد صاحب	ڈھاکہ
۱۳۸	سید سہیل احمد صاحب	باقرگنج
۱۳۹	سید داؤد احمد صاحب	کماسی

دعائے مغفرت

۱۔ محترم دادا جان ملک محمد عالم صاحب آف محمود آباد (جہلم) مورخہ ۱۱/۱/۶۷ بروز جمعرات تین بجے صبح بعمر ایک سو پانچ سال مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دادا جان مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ احمدیت کی تعلیم اور اہم تاریخی واقعات کا وسیع علم رکھتے تھے۔ نہایت متقی پرہیزگار، غریب پرور، پارسا اور حلیم الطبع تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ملک فضل داد خان ایم۔ اے
محمود آباد (جہلم)

۲۔ میری دادی صاحبہ مورخہ ۲۴/۱ کو منگل اور بدھ کی درمیانی شب کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

نذیر احمد اٹھوالوی کلرک
ملت انڈسٹریز
فیروزپور روڈ۔ اچھرہ لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۵۱

مَیں میرن بی بی اہلیہ ناصر خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن تابرکوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع ڈھینکانال صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ تین صد روپے۔ گلے کا ہار طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی مبلغ -/۷۰۰ روپے ہے۔ کُل جائداد کی قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے مَیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا ورثا دیں یا مجھے کہیں سے ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نوٹ:۔ میرے خاوند غیر احمدی ہیں اس لئے مَیں ان کے دستخط نہیں کرا سکتی لہٰذا مجبور ہوں۔ مَیں اپنا حصہ جائداد ایک ماہ تک ادا کر دوں گی۔

الامۃ:۔ میرن بی بی زوجہ ناصر خاں۔ ۲۳/۸/۶۶۔

گواہ شد:۔ فتح محمد گجراتی قادیان حال نیکال۔ ۲۳/۸/۶۶۔

گواہ شد:۔ محمد شمس الحق مدرسہ احمدیہ نیکال (اڑیسہ)

وصیت نمبر ۱۳۶۶۱

مَیں سارا بی بی اہلیہ معشوق علی خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تابرکوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع ڈھینکانال صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ۱۸ گونٹھ زرعی زمین ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۱۸۰۰ روپیہ ہے۔ یہ زمین مَیں نے اپنے خاوند سے مہر کے عوض میں پائی۔ اس کے علاوہ میرے پاس سونا ۲ تولے ہے جس کی قیمت -/۳۶۰ روپے ہے۔ چاندی ۱۲ تولے جس کی قیمت -/۴۸ روپے ہے اسطرح کُل جائداد -/۲۲۰۸ روپیہ ہے۔ مَیں اس میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ سارا بی بی دستخط بزبان اڑیہ

گواہ شد:۔ شمشیر علی خاں ساکن تابرکوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع ڈھینکانال (اڑیسہ) گواہ شد:۔ محمد شمس الحق ساکن نیکال ڈاک خانہ نیاپٹنہ ضلع کٹک اڑیسہ۔

ضروری اعلان

جنوری ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰۔ فروری تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشّان خدائی نشانوں کا مظہر

جماعت احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۵ واں جلسہ سالانہ

جلسہ کے بابرکت ایام میں خصوصی عبادات، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے انمول مواقع

(۳)

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی کثرت

جلسہ سالانہ کے مختلف اجلاسوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور علماء سلسلہ کی اہم موضوعات پر تقاریر سننے کے علاوہ جو اپنی ذات میں اجتماعی ذکرِ الٰہی کا درجہ رکھتی تقیں جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے ہزارہا احباب کو خصوصی عبادات دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے اور رنگ میں بھی کئی انمول مواقع حاصل ہوئے جن سے فائدہ اٹھانے میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

چنانچہ ایسے خوش نصیب احباب نے اپنی راتیں بھی عبادات اور ذکرِ الٰہی میں بسر کیں۔ جلسہ کے مبارک ایام میں باقاعدگی سے مسجد مبارک میں نمازِ تہجد با جماعت ادا کی جاتی رہی جو امسال محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریکِ جدید نے پڑھائی۔ احباب شدید سردی کے باوجود آخر شب مقررہ وقت سے بہت پہلے ہی ربوہ کے دُور دراز علاقوں سے مسجد میں پہنچنے شروع ہو جاتے یہاں تک کہ مسجد کا مسقف حصہ اور اس کا صحن نمازیوں سے پُر ہو جاتا حتیٰ کہ دیر سے آنے والے احباب کو مسجد کے اندر جگہ نہ ملنے کے باعث مسجد کے بیرونی احاطہ کے کھلے میدان میں صفیں بنانا پڑتیں۔ نمازِ تہجد کے دوران نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام، پاکستان کی سالمیت و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ نمازِ تہجد کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ہزاروں احباب نمازِ فجر ادا کرتے نمازِ فجر کے وقت مسجد سے ملحق بیرونی میدان کا ایک بڑا حصہ بھی نمازیوں سے پُر ہو جاتا۔ نمازِ فجر کے بعد قرآنِ مجید کا درس ہوتا۔ ۲۶ جنوری کی صبح کو درس محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۷ جنوری کو محترم مولانا محمد یار صاحب عارف نے اور ۲۸ جنوری کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دیا۔

قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کے بعد احباب بکثرت بہشتی مقبرہ جاکر حضرت ام المومنین، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہما کے مزاراتِ مقدسہ اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں کے مزاروں پر جا کر دعا کرتے۔ اِس طرح وہاں دعا کرنے والوں کا ایک تانتا بندھا رہتا۔ جلسہ کے ایام میں ان مزارات پر بھی اس کثرت سے دعائیں کی گئیں کہ بہشتی مقبرہ کی فضا بھی درود و سلام اور تحمید و تمجید سے معمور رہی۔ الغرض جلسہ کے ایام میں دن اور رات بڑی کثرت سے عبادات بجالانے اور ذکرِ الٰہی کرنے کا شغل رہا۔ اِس طرح جلسہ سالانہ کی یہ بنیادی غرض بھی بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوتی کہ —— ”تا اِس میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق میں ترقی ہو۔“

اجلاسِ شبینہ

جلسہ سالانہ کے اُن چھ اجلاسوں کے علاوہ جو حسبِ پروگرام دن کے اوقات میں منعقد ہوئے تینوں دن رات کو بھی مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مسجد مبارک میں خصوصی اجلاس منعقد ہوئے۔ ان میں بھی احباب اس کثرت اور ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے کہ مسجد میں تِل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی تھی۔

ان میں سے پہلا اجلاس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۶ جنوری کو منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے ادا فرمائے۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مکرم جناب بشیر سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ حال نائب وکیل التبشیر تحریکِ جدید نے ”مغربی افریقہ میں تاریخِ تبلیغ اسلام“ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام مغربی افریقہ کے اندرونی علاقوں میں شمالی افریقہ سے آج سے نو سو سال پہلے داخل ہوا بڑے بڑے سلاطین کے اسلام قبول کرنے سے وہاں مسلم سلطنتیں معرضِ وجود میں آئیں۔ آپ نے غانا، مالی اور سونگھے نامی عظیم مسلم سلطنتوں کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے اور اِن علاقوں میں تاجروں کے ذریعہ اسلام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت پر روشنی ڈالی نیز بتایا کہ وہاں کے فولانی قبیلے نے اسلام کی اشاعت میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد ازاں ان علاقوں پر مغربی طاقتوں کے تسلط اور مسلمانوں کے زوال کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے ان علاقوں میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے از سرِ نو احیاء اور غلبہ کی موجودہ مساعی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے ۱۹۲۱ء سے لے کر جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیرِ ہدایت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں تشریف لے جاکر تبلیغِ اسلام کی ایک نئی بنیاد قائم فرمائی ۱۹۶۶ء تک نائیجیریا، غانا، سیرالیون لائبیریا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ اور ٹوگولینڈ میں تبلیغی مشنوں کے قیام، مساجد کی تعمیر، سکولوں کے اجراء کا ذکر کرکے جماعتِ احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں وہاں رونما ہونیوالے عظیم روحانی انقلاب کا مختصر نقشہ پیش کیا۔

مکرم سیفی صاحب کے بعد مشرقی افریقہ کے طالبعلم مکرم یوسف عثمان صاحب نے ”قرآن مجید اور دیگر مذاہب کی کتبِ مقدسہ“ پر اُردو میں مقالہ پڑھا۔ آپ نے دیگر مذاہب کی کتبِ مقدسہ پر قرآن مجید کی فضیلت ثابت کرتے ہوئے اِس امر کو بڑی عمدگی سے واضح کیا کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف سے مبرّا ہوتے ہوئے بالکل انہی الفاظ میں محفوظ چلا آرہا ہے جن میں وہ آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہوا تھا۔ قرآنِ مجید کی تعلیم انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہوتے ہوئے ہر لحاظ سے مکمل اور قابلِ عمل تعلیم ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی صفات کے متعلق ایسی مکمل تعلیم دی ہے کہ اِس لحاظ سے بھی کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قرآنِ مجید اس لحاظ سے تمام مذاہب کی کتبِ مقدسہ میں منفرد ہے کہ یہ ہر دعوے کا ثبوت بھی خود ہی پیش کرتی ہے۔ پھر قرآن مجید کا ایک بڑا امتیاز یہ ہے کہ اسنے تمام مذاہب کے بزرگوں کی عزت اور احترام قائم کرکے دنیا میں حقیقی امن کے قیام کی راہ ہموار کی ہے۔

آخر میں مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے ”اسپین میں تبلیغِ اسلام“ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے وہاں اشاعتِ اسلام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے سات سو سال تک وہاں اسلام کے غالب اور حکمران رہنے کا ذکر کیا اور پھر اس امر پر روشنی ڈالی کہ وہاں سے اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان کیسے مٹا۔ آپ نے کہا آج بھی وہاں اسلامی تہذیب کے آثار اور عظیم الشان تاریخی عمارات موجود ہیں جنہیں دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے سیاح بڑی کثرت کے ساتھ وہاں آتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہاں کی عیسائی حکومت کو بہت معقول آمدنی ہوتی ہے۔ آپ نے اسپین سے اسلام اور مسلمانوں کے نابود ہونے کا درد انگیز نقشہ پیش کرنے کے بعد وہاں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ از سرِ نو تبلیغِ اسلام کی داغ بیل پڑنے کا ذکر کیا اور تبلیغِ اسلام کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور ان کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اِس یقین کا اظہار کیا کہ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں بالآخر وہاں ایک دفعہ پھر اسلام غالب آکر رہے گا اور یہ ملک اسلام کو واپس مل کر رہے گا۔ آپ نے کہا لیکن اس کے لئے بے انتہا قربانی، انتھک اور مسلسل جدّ و جہد اور دردمندانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد یہ اجلاس جو پونے آٹھ بجے شب شروع ہوا تھا دس بجے شب اجتماعی دُعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴